

نماز کے احکامات (۲)

فرض نماز کی کیفیت کا بیان

﴿یقیناً فلاح پائی ہے ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔﴾ (المومنون: ۲۰۱)

نوٹ: فلاح سے مراد کامیابی ہے۔ شریعت کی نظر میں کامیاب وہ ہے جو دنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لے اور اسکے بدلے میں آخرت میں اللہ کی رحمت کا مستحق قرار پائے۔ اسکے ساتھ اگر دنیا کی سعادت و کامرانی بھی مل جائے تو سبحان اللہ ورنہ اصل کامیابی تو آخرت کی ہی کامیابی ہے۔ خشوع سے مراد قلب و بدن کی یکسوئی اور انہماک ہے۔ قلبی یکسوئی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں قصداً خیالات و وسوسوں کے بجوم سے دل کو محفوظ رکھے اور اللہ کی عظمت کا نقش دل پر بٹھانے کی کوشش کرے۔ اعضاء و بدن کی یکسوئی یہ ہے کہ ادھر ادھر نہ دیکھے، کھیل کود نہ کرے، بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہ لگا رہے، بلکہ خوف اور عاجزی کی ایسی کیفیت طاری ہو جو عام طور پر بادشاہ یا کسی بڑے شخص کے سامنے ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "واپس جاؤ اور نماز پڑھو، اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی" وہ شخص واپس گیا اور پھر نماز پڑھ کر آیا۔ آپ نے پھر اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس طرح وہ شخص تین مرتبہ گیا اور تینوں مرتبہ آپ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ آخر میں اس شخص نے کہا "مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ مجھے سکھا دیں" فرمایا "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر سورہ فاتحہ پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تم اطمینان سے رکوع کر لو۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تم اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر اٹھو، یہاں کہ تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تم اطمینان سے سجدہ کر لو۔ پھر پوری نماز میں یونہی کرو۔ (بخاری، مسلم، احمد)

نوٹ: یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ نماز کے تمام ارکان مکمل سکون اور اطمینان سے ادا کرنے چاہیں خصوصاً رکوع و سجود اور ان کے درمیانی وقفے میں بدن پر اطمینان طاری کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جو شخص غلط نماز پڑھ رہا تھا نبی ﷺ نے اسے ہر موقع پر اطمینان سے ادا ہنگی ارکان کا حکم دیا۔ اگر نماز اطمینان سے نہ پڑھی جائے تو وہ باطل ہوگی۔

نماز کے فرائض

نماز کے چار فرائض ہیں جن میں سے اگر ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

۱۔ نیت کرنا: نیت کا مطلب ہے دل سے ارادہ کرنا۔

۲۔ تکبیر تحریمہ (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اللہ اکبر کہنا

۳۔ فرض نماز کا کھڑے ہو کر پڑھنا: جو شخص کھڑا ہو سکتا ہو اس کے لیے فرض نماز میں کھڑا ہونا فرض ہے۔ (الفقه علی المذاهب الاربعة)

۴۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا: نبی ﷺ نے فرمایا، جس نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔ (بخاری، مسلم، احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۔ رکوع کرنا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سب سے بُرا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے یعنی وہ رکوع و سجود میں اپنی کمرسیدھی نہیں کرتا۔ (احمد۔ طبرانی)

۶۔ قومہ (رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا): نبی ﷺ نے فرمایا: جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ پیٹھ کی ہڈی اپنی جگہ واپس آجاتی۔ (متفق علیہ)

۷۔ دو سجدے اور لنگہ درمیان بیٹھنا: نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور یہ کہ اپنے بالوں اور کپڑے کو زمین پر لگنے سے نہ روکیں۔ سات اعضاء پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۸۔ دوسری اور آخری رکعت میں بیٹھنا اور شہد (التحیات) پڑھنا: نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ہر دوسری رکعت میں بیٹھو تو کہو التحیات۔۔۔ پھر جو دعائیں پسند ہو وہ اللہ سے مانگو۔ (احمد، نسائی)

۹۔ سلام: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، نماز کی کجی پاکیزگی ہے، اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔ (احمد، شافعی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۰۔ ترتیب: نماز کا اسی ترتیب سے پڑھنا فرض ہے جس ترتیب سے نبی ﷺ نے اس کی تعلیم دی ہے۔

۱۱۔ اعتدال و اطمینان: نماز کا اطمینان سے پڑھنا فرض ہے کیونکہ جو شخص غلط نماز پڑھ رہا تھا نبی ﷺ نے اسے ہر موقع پر اطمینان سے ادائیگی ارکان کا حکم دیا۔

نماز کی سنتیں

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا: نبی ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھ اٹھائے۔ (مسلم)

۲۔ دائیں بازو کا بائیں بازو پر رکھنا: اس بارے میں اٹھارہ صحابہ اور تابعین سے بیس احادیث ثابت ہیں۔

۳۔ ثناء یعنی سورہ فاتحہ سے پہلے کی دعا: اس بارے میں نبی ﷺ سے بارہ دعائیں ثابت ہیں جن میں سے کوئی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے۔

۴۔ تعویذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا: ثناء کے بعد تعویذ پڑھنا مستحب ہے۔

۵۔ سورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا: ہر نمازی کے لیے خواہ تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا باجماعت، سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مسنون ہے۔ (الفقہ علی المذابب الاربعة)

۶۔ سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کا کچھ حصہ پڑھنا: فجر اور جمعہ کی دونوں رکعتوں میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں اور سنتوں اور نوافل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کسی سورت یا قرآن کے کسی حصے کا پڑھنا مسنون ہے۔

۷۔ نماز میں ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ البتہ رکوع سے اٹھتے وقت 'سمع الله لمن حمده' کہنا

۸۔ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنیوں کو بدن سے دور رکھنا اور گھٹنوں پر ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر رکھنا۔ رکوع میں 'سبحان ربی العظیم' کہنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ بھی نبی ﷺ سے رکوع میں پڑھی جانے والی دیگر دعائیں منقول ہیں۔

۹۔ رکوع سے اٹھتے وقت 'سمع الله لمن حمده' اور سیدھ کھڑے ہو کر 'ربنا ولك الحمد' کہنا: رکوع میں جھکنے اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے اور رکوع میں کمر سیدھا رکھنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن سنت یہ کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنیوں کو بدن سے دور رکھا جائے۔

۱۰۔ سجدہ میں 'سبحان ربی الاعلیٰ' کہنا: اس کے علاوہ بھی نبی ﷺ سے سجدہ میں پڑھی جانے والی دیگر دعائیں منقول ہیں۔ مزید یہ کہ نبی ﷺ نے فرمایا، جب تم سجدہ کرو تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھو اور کہنیوں کو اوپر اٹھاؤ۔ (مسلم)

۱۱۔ تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

۱۲۔ تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنا

نماز کے مبطلات

مبطلات سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۱۔ عمل کثیر: ہر وہ کام جو نماز کے منافی ہو، اگر زیادہ ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ البتہ جو چیزیں جنس نماز ہیں (جیسے رکوع یا سجدہ) اور وہ بھول کر زیادہ پڑھ لی جائیں تو اس سے نماز باطل نہیں ہوگی۔ (الفقہ علی المذابب الاربعة)

۲۔ نماز کے کسی رکن یا شرط کا ترک کر دینا: جیسے وضو نماز کی شرط ہے اور بے وضو نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح اطمینان و سکون نماز کا رکن ہے۔

۳۔ جان بوجھ کر بولنا

۴۔ کھانا پینا

۵۔ ہنسنے